ترجمة القرآن

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

عفوودرگزر اور جاہلوں سے اعراض

﴿قال اللہ تعالیٰ: خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين﴾ (الاعراف:۱۹۹)

''عفوودرگزر کو اختیار کیجیے۔ نیکی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے اعراض کیجیے۔''

سورہ حجر آیت ۸۵ میں اللہ کا فرمان ہے: ﴿فاصفح الصفح الجميل﴾ ''کہ اچھے طریقے سے درگزر کیجیے۔''

سورة النور آیت: ۲۲ میں اللہ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وليعفوا وليصفحوا الا تحبون ان يغفر الله لكم﴾ ''چاہیے کہ وہ معاف کردیں اور درگزر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے۔''

نیز سورۃ آل عمران آیت ۱۳۴ میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿والعافين عن الناس والله يحب المحسنين﴾ ''(اللہ کے متقی بندے) لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

مذکورہ آیات اور دیگر متعدد آیات میں اللہ رب العزت نے ایک نہایت اہم اخلاقی ہدایت کا اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے اور یہ ہدایت صرف آپ کی ذات اقدس کے لیے مخصوص نہیں بلکہ اُمت کے ہر فرد کے لیے ہے اور مذکورہ آیات کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ کا طرز عمل اور آپ کے اسوہ حسنہ پیش خدمت ہے۔ تاکہ ہم اپنے کردار اور اخلاق کا جائزہ لے سکیں کہ واقعتاً ہمارے اندر بھی ہر اخلاقی صفت پائی جاتی ہے یا نہیں؟

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ریاض الصالحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا آپ پر (غزوہ) اُحد والے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آیا......؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تیری قوم سے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے اس عقبہ والے دن پہنچی جب میں نے اپنے آپ کو (اسلام کی دعوت کے لیے) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو طائف کا ایک بڑا سردار تھا)

باقی صفحہ نمبر 51 پر

ترجمة الحديث

آنحضرت ﷺ کا حسن اخلاق

((عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: ما خير رسول الله ﷺ بين امرين قط الا اخذ ايسر هما مالم يكن اثما، فان كان اثما كان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله ﷺ لنفسه في شيء قط الا ان تنتهك حرمة الله فينتقم لله تعالى)) (متفق علیہ)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی رسول ﷺ کو دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے زیادہ آسان کام کو اختیار فرمایا بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوتا۔ اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ اس سے سب لوگوں سے زیادہ دور بھاگنے والے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کسی معاملہ میں کبھی انتقام نہیں لیا۔ مگر یہ کہ اللہ کی حرمت کو توڑا (حرام کاموں کا ارتکاب کیا) جارہا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کے لیے آپ انتقام لیتے۔ (اس کے مرتکب کو سزا دیتے اور مواخذہ فرماتے۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا حدیث میں دیگر باتوں کے علاوہ حضور اکرم ﷺ کے عظیم الشان اخلاق اور کردار کا تذکرہ ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی اپنی ذات اور نفس کے لیے انتقام نہیں لیا۔ اس کے ساتھ آپ کی دینی غیرت وحمیت کا بھی بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی پامالی آپ کے لیے ناقابل برداشت تھی اور آپ اس کے مرتکب کو ضرور سزا دیتے۔ آپ کے اس طرز عمل سے اخلاقی حدود کی وضاحت ہوجاتی ہے کہ اللہ کی حدود کو توڑنے والے کو معاف کردینا حسن اخلاق نہیں بلکہ یہ بے دینی' بے غیرتی ہے۔ دنیوی کوتاہیوں سے عفوودرگزر یقیناً حسن اخلاق ہے۔ لیکن دینی کوتاہیوں میں درگزر کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کے اخلاق و کردار کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔